مدیر "زندگی" کی نظر میں

بزبانِ انگریزی

قادیانیت

مؤلفہ: علامہ احسان الٰہی ظہیر

علامہ احسان الٰہی ظہیر ملک کے جانے پہچانے عالم دین ہیں ــــــ وہ مدینہ یونیورسٹی کے فارغ التحصیل ہونے کے علاوہ پنجاب یونیورسٹی سے اسلامیات، عربی، فارسی اور اردو میں ماسٹر کی ڈگریاں بھی رکھتے ہیں ــــــ گویا دینی معاملات و مسائل کو علوم جدیدہ کی روشنی میں پرکھنے کے لیے جن تقاضوں کی ضرورت ہے، علامہ صاحب ان سے کما حقہٗ بہرہ ور ہیں۔ آپ نہ صرف اردو ہی کے خطیب و ادیب ہیں بلکہ عربی زبان پر بھی پورا پورا عبور رکھتے ہیں ــــــ چنانچہ زیر تبصرہ کتاب "قادیانیت ــــــ ایک تجزیاتی مطالعہ" ابتداءً عربی میں لکھی گئی۔ زمانہ طالب علمی میں قادیانیت کے اثرات و عوامل کو ملت اسلامیہ کے لیے مہلک سمجھتے ہوئے، انہوں نے قادیانی لٹریچر کا مطالعہ شروع کیا اور برصغیر کے مختلف رسائل میں اس مسئلے پر مضامین رقم کیے ــــــ ۱۹۶۴ء میں جب وہ اسلامی یونیورسٹی مدینہ پہنچے، تو انہیں افریقی طلبہ اور حاجیوں وغیرہ سے مل کر یہ اندازہ ہوا کہ قادیانی بالخصوص افریقہ میں بڑی تیزی سے غلط فہمیاں پھیلا رہے ہیں۔ وہ خود کو مسلمان کہتے اور اسلام کے نام پر اپنے نظریات کا پرچار کرتے ہیں، اس وقت اس "ہندی نبی" کے معتقدات و اعمال کے بارے میں عرب اور افریقی ممالک میں کوئی ایسی جامع کتاب موجود نہ تھی، جو ان غلط فہمیوں کا ازالہ کر سکے ــــــ چنانچہ اس نوجوان عالم دین نے اپنے اساتذہ اور دوستوں کے مشورے اور اس ضرورت کے تقاضے کے تحت عربی زبان میں "قادیانیت"

پر ایک سلسلۂ مضامین شروع کیا ـــــ یہ مضامین عربی کے مختلف جرائد میں چھپتے رہے اور آخرش مدینہ ہی کے ایک اشاعتی ادارے نے ان مضامین کو مرتب کرکے کتابی شکل میں شائع کردیا۔

زیرِ تبصرہ کتاب اسی عربی کتاب کا انگریزی روپ ہے ـــــ چونکہ یہ کتاب بالخصوص اسی مقصد کے لیے لکھی گئی کہ برصغیر کے باہر بھی مسلمانانِ عالم سمجھ سکیں کہ ہند کی سرزمین سے اٹھنے والی "نبوت" کے اصل خدوخال کیا ہیں۔ اس لیے بنیادی طور پر اس کا انداز تحریر تبلیغی اور مشنری ہے ـــــ اور اس میں ہر ہر پہلو سے، چاہے وہ بنیادی اور ابتدائی ہو یا انتہائی نوعیت کا، بحث کی گئی ہے؛ چنانچہ جہاں مرزا غلام احمد اور قادیانیت سے وابستگان کی نجی اور ذاتی زندگی بے نقاب کی گئی ہے وہاں ان کے معتقدات کا ظاہر و باطن بھی دکھایا گیا ہے تاکہ امتِ مسلمہ اچھی طرح سمجھ سکے کہ اسلام کے نام پر انہیں جو نظریات پیش کیے جارہے ہیں، وہ اسلام سے کتنے دور ہیں اور ان کے پیش کرنے والوں کی زندگیاں کیا تھیں۔

اس سلسلے میں ایک بنیادی امر قابلِ توجہ ہے کہ کتاب کی تصنیف کے وقت اگرچہ غالب رجحان ملتِ اسلامیہ کو اس خطرے سے آگاہ کرنا ہے جو قادیانیت کے لبادے میں انہیں درپیش ہے۔ تاہم ایسے مسائل پر بھی طرزِ تحریر اور اندازِ دلیل ایسا اختیار کیا گیا ہے جو مسلّمہ بنیادی سچائیوں کے حوالے سے بھی قادیانیت کی نفی کرتا جاتا ہے ـــــ غیر ممالک میں جو غیر مسلم قادیانیت کو اسلام اور اسلام کو انسانیت کا نجات دہندہ سمجھ کر اس گروہ میں شامل ہو جاتے ہیں، یہ کتاب پڑھنے کے بعد نہ صرف ان پر یہ واضح ہو جائے گا کہ قادیانیت اسلام نہیں بلکہ حق کی تلاش میں ان کی جستجو بھی شاید اصل حقیقت کی جھلک کو دیکھ لے ـــــ چنانچہ یوں کہا جا سکتا ہے کہ زیرِ نظر کتاب نہ صرف یہ بات واضح کرتی ہے کہ "ہندی نبی" کے پھیلائے ہوئے دین کا اسلام سے کوئی واسطہ نہیں، بلکہ یہ بھی اجاگر کر دیتی ہے کہ اس "مذہب" کی بنیاد جن "معتقدات" پر ہے اور جن کو پھیلانے والے جیسے لوگ تھے، ان کی پیروی کوئی باشعور آدمی نہیں کر سکتا۔

علامہ صاحب نے شروع میں اس موضوع پر دوٹوک بات کرنے کی جو وجوہ بیان کی ہیں ـــــ ان میں یہ بات نمایاں ہو کر سامنے آتی ہے کہ انہوں نے "قادیانیت" کو محض ایک فرقہ وارانہ مسئلے کے طور پر نہیں اٹھایا، بلکہ اس سے ملّتِ اسلامیہ کو جو خطرہ لاحق ہے، اسے محسوس کیا ہے۔

مثلاً انہوں نے حوالہ دیا کہ تحریک خلافت میں بھی یہ لوگ عام مسلمانوں سے الگ رہے اور یہ کہ قادیانی ہمیشہ غیر مسلموں کی طرح مسلم اتحاد سے خائف رہے، یہی وجہ ہے کہ پنڈت نہرو جیسے اتحاد اسلامی کے دشمنوں نے ان کی حمایت کی —— اس سلسلے میں پنڈت نہرو اور علامہ اقبالؒ کے درمیان اس مسئلے پر تحریری طور پر جو معرکۃ الآرا مناظرہ ہوا اس کا حوالہ بھی ہے جس میں حضرت اقبالؒ نے واضح طور پر کہا ہے کہ قوم پرستوں کی طرح قادیانی بھی مسلمانوں کی بیداری سے خائف ہیں، کیوں کہ وہ جانتے ہیں کہ اس صورت میں محمد عربیؐ کی امت سے "ہندی نبی" کے لیے ایک "امت" کاٹ کر الگ نہ کر سکیں گے۔ حضرت اقبالؒ نے اس پر یہ اضافہ بھی کیا کہ قادیانی تحریک جیسی کوئی تحریک بھی چلے۔ تمام اسلام دشمن قوتیں اس کی حمایت کریں گی۔ اس سلسلہ میں انہوں نے برطانوی سامراج کو بھی لتاڑا ہے۔ چنانچہ زیر تبصرہ کتاب کے فاضل مصنف بھی شاعر مشرق کے اس موقف کے حامی ہیں اور انہوں نے یہ کتاب اسی نقطۂ نظر سے لکھی۔ اس سلسلے میں مصنف نے قادیانیت کو حاصل، یہودی امداد کا بھی ذکر کیا ہے۔ انہوں نے مرزا غلام احمد کے پوتے مرزا مبارک احمد کی کتاب "ممالکِ غیر میں ہمارے مشن" کا حوالہ دیا ہے جو انتہائی قابلِ توجہ ہے:۔

"اسرائیل میں احمدی مشن حیفہ کے مقام پر ماؤنٹ کرمل پر واقع ہے .....
ایک اور واقعہ جو اسرائیل میں ہمارے مشن کی حیثیت کو واضح کرتا ہے یہ ہے کہ ۱۹۵۶ء میں جب ہمارے مشنری چوہدری محمد شریف پاکستان میں تحریک کے ہیڈ کوارٹر میں واپس آنے لگے تو اسرائیل کے صدر نے پیغام بھیجا کہ واپس جانے سے پہلے وہ ان سے مل لیں .... یہ انٹرویو یادہاں جو باتیں ہوئیں اس کی خبر اسرائیلی پریس میں بڑے وسیع پیمانے پر شائع ہوئیں اور ریڈیو پر بھی اس کا مختصر حال نشر کیا گیا۔"

مختصر یہ کہ انگریزی زبان میں یہ ایک قابل قدر کتاب ہے۔ مصنف نے اس کے بارے میں جو دعوٰی کیا ہے کہ شاید ابھی تک انگریزی میں قادیانیت پر ایک ہی جگہ جامعیت سے اتنا مواد اکٹھا نہیں ملتا، تو یہ بات غلط نہیں۔ اس کی قیمت ۲۸/۷۵ روپے ہے اور اسے ادارہ ترجمان السنہ، ۷۔ ایبک روڈ لاہور نے شائع کیا ہے۔ (بشکریہ "لیل و نہار" لاہور)